اَعْجَبُ الْاِمْدَادِ فِی مُکَفِّرَاتِ

حُقُوقِ الْعِبَادِ (۱۳۰۷ھ)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

رِضا اکیڈیمی (رجسٹرڈ)

لاہور ـــــــــ پاکستان

اَعجبُ الامدادِ فی مکفّراتِ

حُقوقُ العِبادِ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

رِضا اکیڈمی (رجسٹرڈ)

لاہور ——— پاکستان

سلسلۂ مطبوعات نمبر۔ گیارہ

رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ)

نام کتاب ——— حقوق العباد

تصنیف ——— اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی رح

ناشر ——— رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ)

مطبع ——— احمد سجاد آرٹ پریس۔ موہنی روڈ۔ لاہور

ہدیہ ——— دعائے خیر بحق معاونین رضا اکیڈمی رجسٹرڈ۔ لاہور

پتہ

رضا اکیڈمی۔ رجسٹرڈ۔ لاہور مسجد رضا

محبوب روڈ۔ چاہ میران۔ لاہور ۳۹
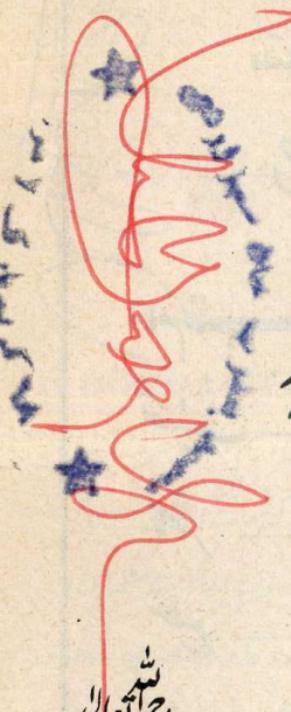
اَعْجَبُ الْاِمْدَادِ فِی مُکَفِّرَاتِ حُقُوْقِ الْعِبَادِ ۱۳۱۰ھ

عجیب ترین امداد، حقوق العباد کا کفارہ بننے والی چیزوں کے بارے میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حق العباد بھی کسی طرح معاف رہتا ہے بغیر اس کے معاف کئے جس کا حق ہے۔ ارقام فرمائیں، اور حق العباد (بندوں کا حق) کس قدر ہیں۔ بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا[1]

الجواب

حق العبد وہ مطالبۂ مالی ہے کہ شرعاً اس کے ذمہ میں کسی کے لئے ثابت ہوا اور ہر وہ نقصان و آزار جو بے اجازت شرعیہ کسی قول، فعل، ترک سے کسی کے دین، آبرو، جان، جسم، مال یا صرف قلب کو پہنچایا جائے تو یہ دو قسمیں ہوئیں، اول کو دُیون[2] ثانی کو مظالم، ان دونوں کو تبعات[3] اور کبھی دیون بھی کہتے ہیں، ان دونوں قسموں میں نسبت عموم خصوص من وجہ ہے۔ یعنی کہیں تو دین پایا جاتا ہے مظلمہ نہیں، جیسے خریدی چیز کی قیمت، مزدور کی اجرت، عورت کا مہر وغیرہ دیون کہ عقود جائزہ شرعیہ سے اس کے ذمہ لازم ہوئے اور اس نے ان کے ادا میں کمی وتاخیر ناروا برتی یہ حق العبد تو اس کی گردن پر ہے، مگر کوئی ظلم نہیں ——— اور کہیں مظلمہ پایا جاتا ہے دین نہیں جیسے کسی کو مارا، گالی دی، برا کہا غیبت کی کہ اس کی خبر اسے پہنچی یہ سب حقوق العبد وظلم ہیں مگر کوئی دین واجب الادا نہیں ——— اور کہیں دین ومظلمہ دونوں ہوتے ہیں۔ جیسے کسی کا مال چرایا، چھینا، لوٹا، رشوت، سود جوئے میں لیا یہ سب دیون بھی ہیں اور ظلم بھی ——— قسم اول میں تمام صُوَر وعقودِ مطالبۂ مالیہ داخل ——— دوسری میں قول وفعل وترک کو دین آبرو جان جسم مال قلب میں ضرب دینے سے اٹھارہ انواع حاصل، ہر نوع صدہا صورتوں کو شامل، تو کیوں کر گنا سکتے ہیں کہ حقوق العباد کس قدر ہیں۔ ہاں ان کا ضابطۂ کلیہ بتا دیا گیا ہے کہ ان دو قسموں سے جو امر جہاں پایا جائے اسے حق العبد جانیے۔ پھر حق کسی قسم کا ہو جب تک صاحب

---

[1] بیان کیجئے اور اجر پایئے ۱۲ [2] دُیون، دَین بمعنی قرض کی جمع ہے اور مظالم، مَظْلِمَہ کی جمع ہے بمعنی ظلم۔ ۱۲ [3] تبعات، تَبِعَۃ کی جمع ہے بمعنی تاوان ۱۲۔

حق معاف نہ کرے معاف نہیں ہوتا —— حقوق اللہ میں تو ظاہر کہ اس کے سوا دوسرا معاف کرنے والا کون، وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ ۵ کون گناہ بخشے اللہ کے سوا ۔ الحمد للہ کہ معافی کریم غنی قدیر رؤف رحیم کے ہاتھ ہے ۔ وَالْکَرِیْمُ لَا یَأْتِیْ مِنْہُ اِلَّا الْکَرَمُ[۱] —— اور حقوق العباد میں بھی ملک دیان عَزَّجَلَالُہٗ نے اپنی دار العدل کا یہی ضابطہ رکھا ہے کہ جب تک وہ بندہ معاف نہ کرے معاف نہ ہوگا ، اگرچہ مولیٰ تعالیٰ ہمارا اور ہمارے جان و مال و حقوق سب کا مالک ہے ، اگر وہ بے ہماری مرضی کے ہمارے حقوق جسے چاہے معاف فرما دے تو بھی عین حق و عدل ہے کہ ہم بھی اسی کے اور ہمارے حق بھی اسی کے مقرر فرمائے ہوئے —— اگر وہ ہمارے خون و مال و عزت وغیرہ کو معصوم و محترم نہ کرتا تو ہمیں کوئی کیسا ہی آزار پہونچاتا ، ہم کو بھی ہمارے حق میں گرفتار نہ ہوتا ، یوں ہیں اب اس حرمت و عصمت کے بعد بھی جسے چاہے ہمارے حقوق چھوڑ دے ہمیں کیا مجال عذر ہے —— مگر اس کریم رحیم جَلَّ وَعَلَا کی رحمت کہ ہمارے حقوق کا اختیار ہمارے اختیار رکھا ہے ۔ بے ہمارے بخشے معاف ہو جانے کی شکل نہ رکھی کہ کوئی ستم رسیدہ یہ نہ کہے کہ اے مالک میرے ! میں اپنی داد کو نہ پہونچا[۲] —— حدیث میں ہے حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ۔

اَلدَّوَاوِیْنُ ثَلٰثَۃٌ فَدِیْوَانٌ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ مِنْہُ شَیْئًا وَدِیْوَانٌ لَا یَعْبَؤُ اللّٰہُ بِہٖ شَیْئًا وَدِیْوَانٌ لَا یَتْرُکُ اللّٰہُ مِنْہُ شَیْئًا فَاَمَّا الدِّیْوَانُ الَّذِیْ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ شَیْئًا فَالْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَاَمَّا الدِّیْوَانُ الَّذِیْ لَا یَعْبَؤُ اللّٰہُ بِہٖ شَیْئًا ظُلْمُ الْعَبْدِ نَفْسَہٗ فِیْمَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ رَبِّہٖ مِنْ صَوْمِ یَوْمٍ تَرَکَہٗ اَوْ صَلٰوۃٍ تَرَکَہَا فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَغْفِرُ ذٰلِکَ اِنْ شَاءَ وَیَتَجَاوَزُ وَاَمَّا الدِّیْوَانُ الَّذِیْ لَا یَتْرُکُ اللّٰہُ مِنْہُ شَیْئًا فَظَالِمُ الْعِبَادِ بَیْنَہُمُ الْقِصَاصُ لَا مَحَالَۃَ ۔

یعنی دفتر تین ہیں ایک دفتر میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ بخشے گا اور ایک دفتر کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں اور ایک دفتر میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا ۔ وہ دفتر جس میں اصلا معافی کی جگہ نہیں وہ تو کفر ہے کہ کسی طرح نہ بخشا جائے گا اور وہ دفتر جس کی اللہ عزوجل کو کچھ پرواہ نہیں وہ بندے کا گناہ ہے خالص اپنے اور اپنے رب کے معاملے میں کہ کسی دن کا روزہ ترک کیا یا کوئی نماز چھوڑ دی اللہ تعالیٰ چاہے تو اسے معاف کر دے اور درگذر فرمائے اور وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا وہ بندوں کا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم ہے کہ اس میں ضرور بدلہ ہونا ہے

[۱] اور کریم یعنی مہربان سے کرم ہی صادر ہوتا ہے ۱۲ ن [۲] انصاف ۱۲

رَوَاہُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ فِی الْمُسْنَدِ وَالْحَاکِمُ فِی الْمُسْتَدْرَکِ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ الصِّدِّیْقَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا[۱] ۔

یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ۔

لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰی اَہْلِہَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یُقَادُ لِلشَّاۃِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاۃِ الْقَرْنَاءِ تَنْطَحُہَا ۔

بیشک روز قیامت تمہیں اہل حقوق کو ان کے حق ادا کرنے ہوں گے یہاں تک کہ منڈی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا کہ اسے سینگ مارے ۔

رَوَاہُ الْاَئِمَّۃُ[۲] اَحْمَدُ فِی الْمُسْنَدِ وَمُسْلِمٌ فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْبُخَارِیُّ فِی الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ وَالتِّرْمِذِیُّ فِی الْجَامِعِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ۔

ایک روایت میں فرمایا —— حَتّٰی لِلذَّرَّۃِ مِنَ الذَّرَّۃِ —— یہاں تک کہ چیونٹی سے چیونٹی کا عوض لیا جائے گا —— رَوَاہُ[۳] الْاِمَامُ اَحْمَدُ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ ۔

پھر وہاں روپے اشرفیاں تو ہیں نہیں کہ معاوضۂ حق میں دی جائیں طریقۂ ادا یہ ہوگا کہ اس کی نیکیاں صاحب حق کو دی جائیں گی اگر ادا ہو گیا غنیمت ورنہ اس کے گناہ اس پر رکھے جائیں گے ۔ یہاں تک کہ ترازوئے عدل میں وزن پورا ہو ، احادیث کثیرہ اس مضمون میں وارد ، ازانجملہ حدیث صحیح مسلم وغیرہ[۴] ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَا دِرْھَمَ لَہٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّأْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِصَلٰوۃٍ وَصِیَامٍ وَزَکٰوۃٍ وَیَأْتِیْ قَدْ شَتَمَ ھٰذَا وَقَذَفَ ھٰذَا وَاَکَلَ مَالَ ھٰذَا وَ

یعنی حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو مفلس کون ہے ؟ ۔ صحابہ نے عرض کی ہمارے یہاں تو مفلس وہ ہے جس کے پاس زر و مال نہ ہو فرمایا میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز روزے زکوٰۃ لے کر آئے اور یوں آئے اسے گالی دی ، اسے زنا کی تہمت لگائی ، اس کا مال کھایا ، اس کا خون

[۱] اس حدیث کو امام احمد نے مسند میں اور حاکم نے مستدرک میں حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ۱۲ ن

[۲] اس حدیث کو امام احمد نے مسند میں اور امام مسلم نے صحیح میں اور امام بخاری نے ادب مفرد میں اور امام ترمذی نے جامع الترمذی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ۱۲ ن [۳] اس حدیث کو امام احمد صحیح سند کیساتھ بیان کیا ۱۲ ن [۴] انھیں میں سے ۔ ۱۲

سَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ۔

گرایا، اسے مارا، تو اس کی نیکیاں اِسے دی گئیں، پھر اگر نیکیاں ہوچکیں اور حق باقی ہیں تو ان کے گناہ لے کر اس پر ڈالے گئے، پھر جہنم میں پھینک دیا گیا؟ والعیاذ باللہ سبحٰنہ تعالیٰ۔

⁂ ⁂ ⁂

غرض حقوق العباد بے ان کی معافی کے معاف نہ ہوں گے ولہٰذا مروی ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا۔ غیبت زنا سے سخت تر ہے۔ کسی نے عرض کی یہ کیوں کر، فرمایا۔

اَلرَّجُلُ يَزْنِيْ ثُمَّ يَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰى يَغْفِرَ لَهٗ صَاحِبُهٗ

زانی توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمائے اور غیبت والے کی مغفرت نہ ہوگی جب تک وہ نہ بخشے جس کی غیبت کی ہے۔

رَوَاهُ[1] اِبْنُ اَبِي الدُّنْيَا فِي ذَمِّ الْغِيْبَةِ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْهُمَا عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ۔

پھر یہاں معاف کرالینا سہل ہے قیامت کے دن اس کی امید مشکل کہ، وہاں ہر شخص اپنے حال میں گرفتار، نیکیوں کا طلبگار، برائیوں سے بے زار ہوگا۔ پرائی نیکیاں اپنے ہاتھ آتی اپنی برائیاں اس کے سر جاتی کسے بری معلوم ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ حدیث میں آیا۔ ماں باپ کا بیٹے پر کچھ دَین آتا ہوگا روز قیامت اسے لپٹیں گے کہ ہمارا دَین دے وہ کہے گا میں تمہارا بچہ ہوں یعنی شاید رحم کریں وہ تمنا کریں گے کاش اور زیادہ ہوتا۔

الطبرانی[2] عن ابنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، يَقُوْلُ اِنَّهٗ يَكُوْنُ لِلْوَالِدَيْنِ عَلٰى وَلَدِهِمَا دَيْنٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يَتَعَلَّقَانِ بِهٖ فَيَقُوْلُ اَنَا وَلَدُكُمَا فَيَوَدَّانِ وَيَتَمَنَّيَانِ لَوْ كَانَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

[1] اس حدیث کو ابن ابی الدنیا نے "ذَمُّ الْغِيْبَة" اور امام طبرانی نے اوسط میں حضرت جابر بن عبداللہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی اور امام بیہقی نے ان دونوں سے اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ۱۲م
[2] یہ حدیث امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ باقی عبارت کا ترجمہ اوپر گذر چکا ۱۲ (مترجم)

جب ماں باپ کا یہ حال تو اوروں سے امید خام خیال۔ ہاں کریم و رحیم مالک مولیٰ جَلَّ جَلَالُهٗ وَتَبَارَكَ وَتَعَالٰى جس پر رحم فرمانا چاہے گا تو یوں کرے گا کہ حق والے کو بے بہا قصورِ جنت معاوضہ میں عطا فرما کر عفوِ حق[1] پر راضی کردے گا۔ ایک کرشمۂ کرم میں دونوں کا بھلا ہوجائے گا، نہ اس کی حسنات اُسے دی گئیں نہ اُس کی سیئات اِس کے سر رکھی گئیں، نہ اس کا حق ضائع ہونے پایا بلکہ حق سے ہزاروں درجے بہتر و افضل پایا، رحمتِ حق کی بندہ نوازی ظالم ناجی مظلوم راضی۔ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى۔

حدیث میں ہے۔

بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ اِذْ رَاَيْنَاهُ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ ثَنَايَاهُ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ مَا اَضْحَكَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ

یعنی ایک دن حضور پر نور سید العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ناگاہ خندہ فرمایا کہ اگلے دندانِ مبارک ظاہر ہوئے، امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر قربان کس بات پر حضور کو ہنسی آئی۔ ارشاد فرمایا۔

⁂ ⁂ ⁂

رَجُلَانِ مِنْ اُمَّتِيْ جَثَيَا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّ الْعِزَّةِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَا رَبِّ خُذْ لِيْ مَظْلِمَتِيْ مِنْ اَخِيْ فَقَالَ اللّٰهُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِاَخِيْكَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْ حَسَنَاتِهٖ شَيْءٌ قَالَ يَا رَبِّ فَلْيَحْمِلْ مِنْ اَوْزَارِيْ وَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ بِالْبُكَاءِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ ذٰلِكَ لَيَوْمٌ عَظِيْمٌ يَحْتَاجُ النَّاسُ اَنْ يُّحْمَلَ عَنْهُمْ مِنْ اَوْزَارِهِمْ فَقَالَ اللّٰهُ لِلطَّالِبِ اِرْفَعْ بَصَرَكَ فَانْظُرْ فَرَفَعَ فَقَالَ يَا رَبِّ اَرٰى مَدَائِنَ مِنْ ذَهَبٍ وَقُصُوْرًا مِنْ ذَهَبٍ مُكَلَّلَةً بِاللُّؤْلُؤِ لِاَيِّ نَبِيٍّ هٰذَا اَوْ لِاَيِّ صِدِّيْقٍ هٰذَا اَوْ لِاَيِّ شَهِيْدٍ هٰذَا قَالَ لِمَنْ اَعْطَى الثَّمَنَ

دو مرد میری امت سے رب العزۃ جَلَّ جَلَالُهٗ کے حضور زانو۔۔۔ پر کھڑے ہوئے ایک نے عرض کی اے رب میرے میرا اس بھائی نے جو ظلم مجھ پر کیا ہے اس کا عوض میرے لئے لے، رب تبارک و تعالیٰ نے فرمایا اپنے بھائی کے ساتھ کیا کرے گا اس کی نیکیاں تو سب ہوچکیں مدعی نے عرض کی اے رب میرے تو میرے گناہ اٹھا۔۔۔ یہ فرما کر رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں گریہ سے بہ۔۔۔ نکلیں، پھر فرمایا بیشک وہ دن بڑا سخت ہے لوگ اس کے محتاج ہوں گے کہ ان کے گناہوں کا کچھ بوجھ اور لوگ اٹھائیں۔۔۔ مولیٰ عز و جل نے فرمایا نظر اٹھا کر دیکھ اس نے نظر اٹھائی۔۔۔ کہا اے رب میرے میں کچھ شہر دیکھتا ہوں سونے کے اور محل۔۔۔ کے محل سونے کے سراپا موتیوں سے جڑے ہوئے یہ کس نبی کے۔۔۔

[1] حق کی معافی ۱۲

قال یارب ومن یملك ذلك قال انت تملکه قال بماذا قال بعفوك عن أخيك قال یارب فانی قد عفوتُ عنه قالَ الله تعالی فخذ بید أخيك وادخل الجنة فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم عند ذلك اتقوا الله واَصلِحُوا ذاتَ بینکم فان الله يُصلِحُ بَينَ المُسلِمِين يومَ القِيمَةِ۔

یا کسی صدیق یا کسی شہید کے، مولیٰ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا، اُس کے ہیں جو قیمت دے۔ کہا اے رب میرے بھلا انکی قیمت کون دے سکتا ہے فرمایا تو، عرض کی کیوں کر، فرمایا یوں کہ اپنے بھائی کو معاف کردے۔ کہا اے رب میرے یہ بات ہے تو میں نے معاف کیا مولیٰ جَلَّ مجدُہٗ نے فرمایا اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑلے اور جنت میں لے جا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے بیان کرکے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے آپس میں صلح کرو کہ مولیٰ عزّوجلّ قیامت کے دن مسلمانوں میں صلح کرائے گا۔

رواہ[1] الحاکم فی المستدرك والبیهقی فی کتاب البعث والنشر، وابویعلی فی مسندہٖ وسعید بن منصور فی سننه عن انس بن مالك رضی الله تعالی عنه۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اِذَا التقَی الخَلَائِقُ یَومَ القِیٰمَةِ نَادیٰ مُنَادٍ یَا اَهلَ الجَمعِ تَدَارَکُوا المَظَالِمَ بَینَکُم وَثَوَابُکُم عَلَیَّ۔

جب مخلوق روز قیامت بہم ہوگی ایک منادی رب العزۃ جلّ وعلا کی طرف سے ندا کرے گا اے مجمع والو اپنے مظلموں کا تدارک کرلو اور تمہارا ثواب میرے ذمہ ہے۔

رواہ[2] الطبرانی عن انس ایضا رضی الله تعالی عنه بسند حسن

اور ایک حدیث میں ہے حضور والا صَلَوَاتُ اللہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیہِ نے فرمایا۔

اِنَّ اللهَ یَجمَعُ الاَوَّلِینَ وَالاٰخِرِینَ فِی صَعِیدٍ وَّاحِدٍ صَعِیدٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ یُنَادِی مُنَادٍ مِن تَحتِ العَرشِ یَا اَهلَ التَّوحِیدِ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَد عَفَا عَنکُم فَیَقُومُ النَّاسُ فَیَتَعَلَّقُ بَعضُهُم

یعنی بیشک اللہ عزوجل روز قیامت سب اگلوں پچھلوں کو ایک زمین میں جمع فرمائے گا پھر زیر عرش سے منادی ندا کرے گا اے توحید والو مولیٰ تعالیٰ نے اپنے حقوق معاف فرمائے لوگ کھڑے ہو کر آپس کے مظلما میں ایک دوسرے سے لپٹیں گے۔ منادی

[1] اس حدیث کو امام حاکم نے مستدرک میں، بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں، ابویعلیٰ نے اپنی مسند میں، اور سعید بن منصور نے اپنی سنن میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ۱۲ (مترجم)

[2] اس حدیث کو امام طبرانی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت کیا ہے ۱۲ نعمانی

بِبَعضٍ بِمَظَالِمَ فَیُنَادِی مُنَادٍ یَا اَهلَ التَّوحِیدِ لِیَعفُ بَعضُکُم عَن بَعضٍ وَّعَلَیَّ الثَّوَابُ۔

پکارے گا اے توحید والو ایک دوسرے کو معاف کردو اور ثواب دینا میرے ذمہ ہے۔

رواہ[1] ایضا عن أم ھانی رضی الله تعالی عنها

یہ دولتِ کُبریٰ ونعمتِ عُظمیٰ اکرم الاکرمین جَلَّت عَظمَتُہٗ اپنے محض کرم وفضل سے اس ذلیل روسیاہ سراپا گناہ کو بھی عطا فرمائے۔ ع

کہ مستحقِ کرامت گناہ گارانند

اس وقت کی نظر میں اس کا جلیل وعدہ جمیل مژدہ صاف صریح بِالتّصریح یا کَالتّصریح پانچ فرقوں کے لئے وارد ہوا۔

اوّل حاجی کہ پاک مال پاک کمائی پاک نیت سے حج کرے، اس میں لڑائی جھگڑے اور عورتوں کے سامنے تذکرۂ جماع اور ہر قسم کے گناہ و نافرمانی سے بچے اس وقت تک جتنے گناہ کئے تھے، بشرطِ قبول سب معاف ہوجاتے ہیں، پھر اگر حج کے بعد فوراً مر گیا اتنی مہلت نہ ملی کہ جو حقوق اللہ عزّوجل یا بندوں کے اسکے ذمہ تھے۔ انھیں ادا یا ادا کی فکر کرتا تو امید واثق ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے تمام حقوق سے مطلقاً درگزر فرمائے یعنی نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہا فرائض کہ بجا نہ لایا تھا ان کے مطالبہ پر بھی قلم عفوالٰہی پھر جائے اور حقوق العباد دیون و مظالم مثلاً کسی کا قرض آتا ہو، مال چھینا ہو، برا کہا ہو، ان سب کو مولیٰ تعالیٰ اپنے ذمۂ کرم پر لے لے۔ اصحابِ حقوق کو روز قیامت راضی فرماکر مطالبہ وخصومت سے نجات بخشے، یونہی اگر بعد کو زندہ رہا، یا بقدرِ قدرت تدارکِ حقوق کرلیا ——— یعنی زکوٰۃ دیدی، نماز روزہ کی قضا ادا کی جس کا جو مطالبہ آتا تھا دیدیا جسے آزار پہونچا تھا معاف کرالیا جس مطالبہ کا لینے والا نہ رہا یا معلوم نہیں اُس کی طرف سے تصدق کردیا، یا بوجہ قلتِ مہلت جو حق اللہ عزّوجلّ یا بندہ کا ادا کرتے کرتے رہ گیا اس کی نسبت اپنے مال میں وصیت کردی غرض جہاں تک طُرقِ برائت[2] پر قدرت ملی۔ تقصیر[3] نہ کی تو اس کے لئے امید اور زیادہ قوی کہ اصل حقوق کی تدبیر ہوگئی اور وہ اِثمِ مخالفت، حج سے دھل گیا ——— ہاں اگر بعد حج، باوصف قدرت ان امور میں قاصر رہا تو یہ سب گناہ ازسرِنو اُس کے سر ہوں گے کہ حقوق تو خود باقی ہی تھے ان کے ادا میں پھر تاخیر وتقصیر گناہ تازہ ہوئی اور

[1] اس حدیث کو امام طبرانی نے حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے ۱۲ نعمانی۔ ———

[2] بچکارا کی راہوں پر ۱۲ [3] کوتاہی ۱۲۔

وہ حج ان کے ازالہ کو کافی نہ ہوگا کہ حج گذرے گناہوں کو دھوتا ہے، آئندہ کے لئے پروانہ بیقیدی نہیں ہوتا۔ بلکہ حج مبرور کی نشانی یہ ہے کہ پہلے سے اچھا ہو کر پلٹے ——— فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

مسئلہ: حج میں بحمد اللہ تعالیٰ یہ وہ قول فیصل ہے جسے **فقیر** غفر اللہ تعالیٰ لہ نے بعد تنقیح دلائل ومذاہب[1] واحاطۂ اطراف وجوانب، اختیار کیا۔ جس سے اقوالِ ائمہ کرام میں توفیق[2] اور دلائل حدیث وکلام میں تطبیق ہو جاتی ہے اس معرکۃ الآرا بحث کی نفیس تحقیق بعونہٖ تعالیٰ **فقیر** غفر اللہ تعالیٰ لہ نے بعد ورود اس سوال کے ایک تحریر میں جداگانہ لکھی، یہاں اسی قدر کافی ہے۔ وباللہِ التوفیق۔

احادیث۔ ابن ماجہ اپنی "سنن" میں کاملاً اور ابو داؤد مختصراً، اور امام عبد اللہ ابن امام احمد زوائد مسند اور طبرانی "معجم کبیر" اور ابو یعلیٰ "مسند" اور ابن حبان "ضعفا" اور ابن عدی "کامل" اور بیہقی "سننِ کبریٰ وشعب الایمان، وکتاب البعث والنشور" اور ضیاء مقدسی بافادۂ تصحیح "صحیح مختارہ" میں حضرت عباس بن مرداس، اور امام عبد اللہ بن مبارک بسندِ صحیح اور ابو یعلیٰ وابن منیع بوجہِ آخر حضرت انس بن مالک اور ابو نعیم "حلیۃ الاولیاء" اور امام ابن جریر طبری، "تفسیر" اور حسن بن سفیان "مسند" اور ابن حبان "ضعفا" میں حضرت عبد اللہ بن عمر فاروق اعظم اور عبد الرزاق "مصنّف" اور طبرانی "معجم کبیر" میں حضرت عبادہ بن صامت اور دار قطنی وابن حبان حضرت **ابو ہریرہ** اور ابن مندہ **کتاب الصحابہ** اور خطیب **تلخیص المتشابہ** میں حضرت **زید جد عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن زید** رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے بطُرقِ عدیدہ والفاظ کثیرہ ومعانی متقاربہ راوی

وھذا حدیث الامام عبد اللہ بن المبارک عن سفیٰن الثوری عن زبیر بن عدی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال۔

وَقَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ وَقَدْ کَادَتِ الشَّمْسُ اَنْ تَؤُبَ فَقَالَ یَا بِلَالُ اَنْصِتْ لِیَ النَّاسَ فَقَامَ بِلَالٌ فَقَالَ اَنْصِتُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ

یعنی حضور اقدس رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف فرمایا یہاں تک کہ آفتاب ڈوبنے پر آیا۔ اس وقت ارشاد ہوا اے بلال لوگوں کو میرے لئے خاموش کر۔ بلال

[1] یعنی مصنف نے اس سلسلے میں تمام مذاہب اور اقوال کی چھان بین اور تمام گوشوں کو نظر میں لاکر یہ مسلک اختیار کیا ۱۲ نعمانی

[2] مختلف اقوال میں ایسی جچی تلی بات کہنا کہ سب آپس میں موافق ہو جائیں اور اختلاف کی صورت ختم ہو جائے ۱۲ نعمانی۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَنْصَتَ النَّاسُ فَقَالَ یَا مَعَاشِرَ النَّاسِ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ اٰنِفًا فَاَقْرَأَنِیْ مِنْ رَبِّی السَّلَامَ وَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ غَفَرَ لِاَھْلِ عَرَفَاتٍ وَاَھْلِ الْمَشْعَرِ وَضَمِنَ عَنْھُمُ التَّبِعَاتِ فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا لَنَا خَاصَّۃً قَالَ ھٰذَا لَکُمْ وَلِمَنْ اَتٰی مِنْ بَعْدِکُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ کَثُرَ خَیْرُ اللّٰہِ وَطَابَ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر پکارا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خاموش ہو۔ لوگ ساکت ہوئے حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہٗ علیہ نے فرمایا اے لوگو! ابھی جبریل نے حاضر ہو کر مجھے میرے رب کا سلام وپیام پہونچایا کہ اللہ عز وجل نے عرفات ومشعر الحرام والوں کی مغفرت فرمائی اور ان کے باہمی حقوق کا خود ضامن ہو گیا امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ کیا یہ دولت خاص ہمارے لئے ہے؟ ——— فرمایا تمہارے لئے اور جو تمہارے بعد قیامت تک آئیں سب کے لئے، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اللہ عز وجل کی خیر کثیر وپاکیزہ ہے۔ انتھی ——— والحمد للہ رب العٰلمین۔

دوم شہیدِ بحر کہ خاص اللہ عز وجل کی رضا چاہنے اور اس کا بول بالا ہونے کے لئے سمندر میں جہاد کرے اور وہاں ڈوب کر شہید ہو، حدیثوں میں آیا کہ مولیٰ عز وجل خود اپنے دستِ قدرت سے اس کی روح قبض کرتا اور اپنے تمام حقوق اسے معاف فرماتا اور بندوں کے سب مطالبے جو اس پر تھے اپنے ذمۂ کرم پر لیتا ہے۔

احادیث ابن ماجہ سنن اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت **ابو امامہ** اور ابو نعیم حلیہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت **صفیہ بنت عبد المطلب** اور شیرازی کتاب الالقاب میں حضرت **عبد اللہ بن عمرو بن عاص** رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے راوی ——— واللفظ[1] لابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُغْفَرُ لِشَھِیْدِ الْبَرِّ الذُّنُوْبُ کُلُّھَا اِلَّا الدَّیْنَ وَیُغْفَرُ لِشَھِیْدِ الْبَحْرِ الذُّنُوْبُ کُلُّھَا وَالدَّیْنُ۔

یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو خشکی میں شہید ہو اس کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں۔ مگر حقوق العباد اور جو دریا میں شہادت پائے اس کے تمام گناہ وحقوق العباد سب معاف ہو جاتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا بِجَاھِہٖ عِنْدَکَ صلی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَارِکْ اٰمِیْن

[1] اس حدیث کے الفاظ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہیں ۱۲۔

سوم شہیدِ صبر یعنی وہ مسلمان سنی المذہب صحیح العقیدہ جسے ظالم نے گرفتار کر کے بحالت بے کسی و مجبوری قتل کیا سولی دی پھانسی دی کہ یہ بوجہ اسیری قتال و مدافعت پر قادر نہ تھا بخلاف جہاد کہ مارتا مرتا ہے اس بے کسی و بیدست و پائی زیادہ باعث رحمت الٰہی ہوتی ہے کہ حق اللہ و حق العبد کچھ نہیں رہتا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

احادیث بزار ام المومنین **صدیقہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بسند صحیح راوی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں —— قَتْلُ الْمُصَبَّرِ لَا یَمُرُّ بِذَنْبٍ اِلَّا مَحَاہُ۔ قتل صبر کسی گناہ پر نہیں گذرتا مگر یہ کہ اسے مٹا دیتا ہے۔

نیز بزار **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں —— قَتْلُ الرَّجُلِ صَبْرًا کَفَّارَۃٌ لِّمَا قَبْلَہٗ مِنَ الذُّنُوْبِ۔ آدمی کا بروجہ صبر مارا جانا تمام گذشتہ گناہوں کا کفارہ ہے

قال المناوی فی التیسیر ظاہرہ وان کان المقتول عاصیا ومات بلا توبۃ ففیہ رد علی الخوارج والمعتزلۃ اھ —— ورأیتنی کتبت علی ہامشہ ما نصہ **اقول** بل لا محل لہ سواہ فانہ ان لم یکن عاصیا لم یمر القتل بذنب وان کان تاب فکذلک فان التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ۔

احادیث مطلق ہیں اور مخصص مفقود —— وحدث عن البحر ولا حرج —— اور ہم نے سنی المذہب کی تخصیص اس لئے کی کہ حدیث میں ہے —— رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَوْ اَنَّ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ مُّکَذِّبًا بِالْقَدَرِ قُتِلَ مَظْلُوْمًا صَابِرًا مُّحْتَسِبًا بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ فِیْ شَیْئٍ مِّنْ اَمْرِہٖ حَتّٰی یُدْخِلَہٗ جَہَنَّمَ۔

اگر کوئی بدمذہب تقدیر ہر خیر و شر کا منکر خاص حجر اسود و مقام ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے درمیان محض مظلوم و صابر مارا جائے اور وہ اپنے اس قتل میں ثواب الٰہی ملنے کی نیت بھی رکھے تاہم اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے یہاں تک اسے جہنم میں داخل کرے —— والعیاذ باللہ تعالیٰ —— رواہ ابو الفرج فی العلل من طریق کثیر بن سلیم نا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فذکرہ۔

چہارم مدیون جس نے بحاجتِ شرعیہ کسی نیک جائز کام کے لئے دَین لیا اور اپنی چلتی ادا میں کمی[1] نہ کی نہ کبھی تاخیرِ ناروا روا رکھی بلکہ ہمیشہ سچے دل سے ادا پر آمادہ اور تا حدِ قدرت اس کی فکر کرتا رہا پھر بمجبوری ادا نہ

[1] کوتاہی ۱۲

ہو سکا اور موت آگئی تو مولیٰ عزوجل اس کے لئے اس دَین سے درگذر فرمائے گا اور روز قیامت اپنے خزانۂ قدرت سے ادا فرما کر دائن کو راضی کر دے گا اس کیلئے یہ وعدہ خاص اسی دَین کے واسطے ہے نہ تمام حقوق العباد کے لئے۔

احادیث یہ۔ احمد و بخاری و ابن ماجہ حضرت **ابوہریرہ** اور طبرانی معجم کبیر میں بسند صحیح حضرت **میمون کردی** اور حاکم مستدرک اور طبرانی کبیر میں حضرت **ابو امامہ باہلی** اور احمد و بزار و طبرانی و ابو نعیم بسند حسن حضرت **عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق** اور ابن ماجہ و بزار حضرت **عبداللہ بن عمرو** اور بیہقی مرسلاً قاسم مولائے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی —— واللفظ[1] لمیمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدَانَ دَیْنًا یَنْوِیْ قَضَآءَہٗ اَدَّاہُ اللّٰہُ عَنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی دین کا معاملہ کرے کہ اس کے ادا کی نیت رکھتا ہو اللہ عزوجل اسکی طرف سے روز قیامت ادا فرما دے گا۔

حدیث ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لفظ مستدرک میں یہ ہیں کہ حضور اقدس صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں۔

مَنْ تَدَایَنَ بِدَیْنٍ وَّفِیْ نَفْسِہٖ وَفَآءُہٗ ثُمَّ مَاتَ تَجَاوَزَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاَرْضٰی غَرِیْمَہٗ بِمَا شَآءَ۔

جس نے کوئی معاملہ دَین کیا اور دل میں ادا کی نیت رکھتا تھا پھر موت آگئی اللہ عزوجل اس سے درگذر فرمائے گا اور دائن کو جس طرح چاہے راضی کر دے گا۔

نیک و جائز کام کی قید **حدیث** عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ظاہر کہ اس میں ضرورتِ جہاد و ضرورت تجہیز و تکفینِ مسلمان و ضرورت نکاح کو ذکر فرمایا بلکہ بخاری تاریخ اور ابن ماجہ سنن اور حاکم مستدرک میں راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی مَعَ الدَّآئِنِ حَتّٰی یَقْضِیَ دَیْنَہٗ مَا لَمْ یَکُنْ دَیْنُہٗ فِیْمَا یَکْرَہُ اللّٰہُ۔

بیشک اللہ تعالیٰ قرضدار کے ساتھ ہے یہاں تک کہ اپنا قرض ادا کرے جب تک کہ اس کا دَین اللہ تعالیٰ کے ناپسند کام میں نہ ہو۔

مجبوری رہ جانے کی قید **حدیث** ابن صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ثابت کہ رب العزۃ جَلَّ وَعَلَا روز قیامت مدیون سے پوچھے گا تو نے کاہے میں یہ دَین لیا اور لوگوں کا حق ضائع کیا عرض کرے گا اے رب میرے!

[1] اس حدیث کے الفاظ حضرت میمون کردی کے ہیں ۱۲

توجاتا ہے کہ میرے اپنے کھانے پینے پہننے ضائع کر دینے کے سبب وہ دَین نہ رہ گیا بلکہ ___ اِنِّیْ حَقِّیْ
اِمَّا حَرِقَ وَاِمَّا سُرِقَ وَاِمَّا وَضِیْعَۃً ___ آگ لگ گئی یا چوری ہوگئی یا تجارت میں ٹوٹا پڑا یوں رہ گیا
مولیٰ عزّ وجلّ فرمائے گا ___ صَدَقَ عَبْدِیْ فَاَنَا اَحَقُّ مَنْ قَضٰی عَنْکَ ___ میرا بندہ سچ کہتا ہے
سب سے زیادہ میں مستحق ہوں کہ تیری طرف سے ادا فرما دوں ___ پھر مولیٰ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی کوئی چیز منگا
کر اس کے پلۂ میزان میں رکھ دے گا کہ نیکیاں برائیوں پر غالب آجائیں گی اور وہ بندہ رحمت الٰہی کے فضل سے
داخلِ جنت ہوگا۔

پنجم اولیائے کرام صوفیہ صدق اربابِ معرفت قُدِّسَتْ اَسْرَارُھُمْ وَنَفَعَنَا اللہُ بِبَرَکَاتِھِمْ
فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ کہ بنصِ قطعی قرآن روزِ قیامت ہر خوف وغم سے سلامت ومحفوظ ہیں ___ قال تعالیٰ
لہ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۞ تو ان میں بعض سے اگر براہ تقاضائے
بشریت بعض حقوقِ الٰہیہ میں اپنے منصب ومقام کے لحاظ سے کہ ___ ٢ہ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ
کوئی تقصیر واقع ہو تو مولیٰ عزّ وجلّ اسے وقوع سے پہلے معاف فرما چکا کہ۔
٣ہ قَدْ اَعْطَیْتُکُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَسْاَلُوْنِیْ وَقَدْ اَجَبْتُکُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَدْعُوْنِیْ وَقَدْ غَفَرْتُ
لَکُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَعْصُوْنِیْ ۔

یوہیں اگر باہم کسی طرح کی شکر رنجی یا کسی بندہ کے حق میں کچھ کمی ہو جیسے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
کے مشاجرات کہ ___ ٤ہ سَتَکُوْنُ لِاَصْحَابِیْ زَلَّۃٌ یَغْفِرُھَا اللہُ لَھُمْ لِسَابِقَتِھِمْ مَعِیْ ___ تو
مولیٰ تعالیٰ وہ حقوق اپنے ذمۂ کرم پر لے کر اربابِ حقوق کو حکمِ تجاوز فرمائے گا اور باہم صفائی کرا کر آمنے سامنے
جنت کے عالی شان تختوں پر بٹھائے گا کہ ___ وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِھِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی
سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ۔

اسی مبارک قوم کے سرور وسردار، حضرات اہلِ بدر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ ہیں جنھیں ارشاد

لہ سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم (پ ۱۱ ع ۱۲۔ یونس) ٢ہ عام نیکوں کی بعض نیکیاں مقربین کے
حق میں گناہ ہوتے ہیں ۱۲ ٣ہ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) میں نے تم کو تمھارے مجھ سے سوال کرنے سے پہلے ہی دیدیا، اور تمھاری
دعا قبول کی تمھارے دعا کرنے سے پہلے اور تم کو معاف کر دیا تقصیر سے پہلے ۱۲ ٤ہ (رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا)
عنقریب میرے بعض صحابہ سے لغزش ہوگی جسے اللہ تعالیٰ معاف فرمائے گا اس وجہ سے کہ انھوں نے پہلے پہل میرا ساتھ دیا ۱۲
(بقیہ اگلے)

ہوتا ہے ___ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ ۔ جو چاہو کرو میں تمھیں بخش چکا ___ انھیں کے
اکابر سادات سے حضرت امیر المومنین عثمٰن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کے لئے بارہا فرمایا گیا ___ مَا عَلٰی
عُثْمٰنَ مَا فَعَلَ بَعْدَ ھٰذِہٖ مَا عَلٰی عُثْمٰنَ مَا فَعَلَ ھٰذِہٖ ۔ آج سے عثمان کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں۔ آج سے
عثمان کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں۔

فقیر غَفَرَ اللہُ تَعَالٰی لَہٗ کہتا ہے۔

حدیث ۱ لہ اِذَا اَحَبَّ اللہُ عَبْدًا لَمْ یَضُرَّہٗ ذَنْبٌ ___ رَوَاہُ الدَّیْلَمِیُّ فِیْ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ
وَالْاِمَامُ الْقُشَیْرِیُّ فِیْ رِسَالَتِہٖ وَابْنُ النَّجَّارِ فِیْ تَارِیْخِہٖ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللہُ
تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ___ کا عمدہ محمل یہی ہے کہ محبوبانِ
خدا اول تو گناہ کرتے ہی نہیں، ع ___ ٢ہ اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُّحِبُّ مُطِیْعٌ ___ ٣ہ وَھٰذَا
مَا اخْتَارَہٗ سَیِّدُنَا الْوَالِدُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ___ اور احیاناً کوئی تقصیر واقع ہو تو ٤ہ واعظ وزاجر
الٰہی انھیں متنبہ کرتا اور توفیق ٥ہ انابت دیتا ہے پھر۔ ٦ہ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ ___
اسی حدیث کا ٹکڑا ہے ___ وَھٰذَا مَا مَشٰی عَلَیْہِ الْمُنَاوِیُّ فِی التَّیْسِیْرِ ___ اور بالفرض
ارادۂ الٰہیہ دوسرے طور پر تجلیِ شان وعفو ومغفرت واظہارِ مکانِ قبول ومحبوبیت پر نافذ ہوا تو عفو مطلق وارضائے
اہلِ حق سامنے موجود، ٧ہ ضررِ ذنب بحمد اللہ ہر طرح مفقود ___ وَالْحَمْدُ لِلہِ الْکَرِیْمِ الْوَدُوْدِ وَھٰذَا مَا ذُقْتُہٗ
بِفَضْلِ الْمَحْمُوْدِ ۔

(بقیہ صفحہ) ٥ہ اور ہم نے ان کے سینوں میں سے جو کچھ کینے تھے سب کھینچ لئے، آپس میں بھائی بھائی ہیں (پ ۱۴ ع ۴۔ حجرات)
لہ جب خدا کسی بندے کو محبوب بنالیتا ہے تو اس کو کوئی گناہ ضرر نہیں دیتا۔ اس حدیث کو دیلمی نے مسند الفردوس میں
اور امام قشیری نے اپنے رسالہ میں اور ابن النجار نے اپنی تاریخ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کیا اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ۱۲۔
٢ہ بیشک محب جس سے محبت کرتا ہے اس کا اطاعت گذار ہوتا ہے ۱۲۔
٣ہ اسی تاویل کو میرے والد گرامی (حضرت مولانا مفتی محمد نقی علی خاں بریلوی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اختیار فرمایا ہے ۱۲
٤ہ خدا کی طرف سے تنبیہ کرنے والا ۱۲۔ ٥ہ رجوع کی توفیق ۱۲ ٦ہ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ بے گناہ ۱۲۔
٧ہ گناہ کا نقصان ۱۲۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہٗ کے گمان میں حدیث مذکور ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ــــــ یُنَادِیْ مُنَادٍ
مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ یَا اَھْلَ التَّوْحِیْدِ، الحدیث ــــــ میں اہل توحید سے یہی محبوبان خدا مراد ہیں۔
کہ توحید خالص تام کامل ہرگونہ شرک خفی اخفی سے پاک منزہ انھیں کا حصہ ہے، بخلاف اہل دنیا جنھیں عبد الدینار
عبد الدرہم، عبد طمع، عبد ہوی، عبد رغب فرمایا گیا ــــــ وقال تعالیٰ، اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوَاہُ[1]
ــــــ اور بیشک بے حصول معرفت الٰہی، اطاعت ہوائے نفس سے باہر آنا سخت دشوار ــــــ یہ بندگان خدا
نہ صرف عبادت بلکہ طلب وارادت بلکہ خود اصل ہستی و وجود میں اپنے رب جَلَّ مَجْدُہٗ کی توحید کرتے ہیں ــــــ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے معنی عوام کے نزدیک لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ **خواص** کے نزدیک لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ ــــــ
اہل بدایت کے نزدیک لَا مَشْھُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ ــــــ ان **اخص الخواص** ارباب نہایت کے نزدیک
لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ ــــــ تو اہل توحید کا سچا نام انھیں کو [illegible] کہ ہم کو علم توحید کہتے ہیں ــــــ
جَعَلَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ خُدَّامِھِمْ وَتُرَابِ اَقْدَامِھِمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَغَفَرَلَنَا بِجَاھِھِمْ عِنْدَہٗ[2]
اِنَّہٗ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ، اٰمین۔

امید کرتا ہوں کہ اس حدیث کی یہ تاویل، تاویل امام غزالی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَالِیْ سے احسن واجود ہے وَ
بِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ۔

پھر ان سب صورتوں میں بھی جبکہ طریہی برتی گئی کہ صاحب حق کو راضی فرمائیں اور معاوضہ دے کر اس سے
بخشوائیں تو وہ کلیہ ہر طرح صادق رہا کہ حق العبد بے معافیٔ عبد معاف نہیں ہوتا ــــــ **غرض** معاملہ نازک ہے
اور امر شدید، اور عمل تباہ اور امل بعید اور کرم عمیم اور رحم عظیم اور ایمان خوف[3] ورجا کے درمیان۔

وَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی
شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ نَجَاۃِ الْھَالِکِیْنَ مُرْتَجَی الْاٰئِسِیْنَ مُلْتَجَی الْبَائِسِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ
اَجْمَعِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَاللّٰہُ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ جَلَّ مَجْدُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ
کَتَبَہٗ عَبْدُہُ الْمُذْنِبُ اَحْمَدُ رَضَا الْبَرَیْلَوِیُّ عُفِیَ عَنْہُ بِمُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۱۴؍ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۰ھ

---

[1] ترجمہ، بھلا دیکھو تو وہ جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا ٹھہرالیا۔ پ ۲۵ ع ۱۹، جاثیہ ۱۲

[2] امید ۱۲ [3] یعنی عذاب کا خوف اور رحمت کی امید دونوں کے درمیان ۱۲

یا اللہ جل جلالہٗ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بیاد
امام اہلِ سنت مجددِ دین و ملت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہٗ العزیز

مسجدِ رضا

۱۴۰۲ھ
۱۹۸۲ء

محمدی سٹریٹ محبوب روڈ چاہ میراں لاہور

بیاد
شیخ العرب والعجم حضرت شاہ ضیاء الدین احمد قادری رضوی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہٗ

مدرسہ ضیاء الاسلام

و

رضا فری ڈسپنسری

مسجدِ رضا محمدی سٹریٹ محبوب روڈ چوک رضا
چاہ میراں لاہور-۳۹